

والدکا اپنی جائیداد بعض بچوں کو دینا کیسا؟
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

الاستفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ والد اگر اپنی جائیداد چند بچوں میں تقسیم کر دے اور بقیہ کو نہ دے تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے

سائل عبدالقادر انگلینڈ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي الثُّورَ وَالصَّوَابَ

اگر کوئی والد زندگی میں اپنی جائیداد اپنی اولاد کے درمیان تقسیم کر کے ان کو ہبہ کرے تو وہ تمام بیٹوں اور بیٹیوں میں برابری کرے، کسی معتبر وجہ کے بغیر کسی کو کم کسی کو زیادہ نہ دے، اور نہ ہی بیٹے اور بیٹیوں میں فرق کرے۔ اگر بلا وجہ ایک کو زیادہ دے کر دوسرے کو محروم کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔ اگر اولاد میں سے کسی بیٹے یا بیٹی کے زیادہ نیک و صالح ہونے یا زیادہ خدمت گزار ہونے کی وجہ سے اس کو دیگر کے مقابلہ میں کچھ زائد دے تو اس کی گنجائش ہے، لیکن کسی ایک کو بالکل محروم کرنا درست نہیں ہے لیکن اگر والد نے ایسا کر دیا کہ چند میں جائیداد تقسیم کر کے بقیہ کو محروم کیا اور جن کو دی انہوں نے قبول کر کے قبضہ بھی کر لیا وہ تو وہ اب اس جائیداد کے مالک ہو گئے ہیں مگر والد صاحب کا ایسا کرنا درست نہیں۔

جیسا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے:

"و عن النعمان بن بشير أن أباه أتى به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إني نحلته ابني هذا غلاماً، فقال: «أكل ولدك نحلته مثله؟» قال: لا قال: «فأرجعه». وفي رواية..... قال: «فاتقوا الله واعدلوا بين أولادكم»"

(ایک دن) ان کے والد (حضرت بشیر رضی اللہ عنہ) انہیں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام ہدیہ کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح ایک ایک غلام دیا ہے؟، انہوں نے کہا: "نہیں"، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر (نعمان سے بھی) اس غلام کو واپس لے لو۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ..... آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔

(مشكاة المصابيح باب العطايا ، 261/1)

اسی طرح ایک روایت میں ہے: "من قطع ميراث وارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة."

ترجمہ: جو شخص اپنے وارث کو میراث سے محروم کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جنت کی وارثت سے محروم رکھے گا۔

(مشكاة المصابيح 2 / 926 ط:المكتب الإسلامي)

اور چند کو محروم کر کے بعضوں کو سارا مال دے دیا ایسا کرنے سے والدگناہگار ہوگا درمختار مع ردالمحتار میں ہے:
" وَلَوْ وَهَبَ فِي صِحَّتِهِ كُلَّ الْمَالِ لِلْوَلَدِ جَازَ وَأَمَّ "

(درمختار 5 / 696)

اور اگر کسی بیٹے دین دار ہونے کی وجہ سے اسے زیادہ دیا تو ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے:
" و علی جواب المتأخرین لا بأس بأن يعطي من أولاده من كان متأدباً "

(تاتارخانیہ ج: ۳ ، ۴۶۲)

وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

خادم دارالافتاء یو کے

Date:30-04-2021

How is it for a father to give away his property to some of his children?

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

QUESTION:

What do the scholars of Islām and Jurists of the Sacred Law state regarding the following issue: If a father divides his property amongst some of his children but does not give it to the rest, then what is the Islamic ruling?

Questioner: Abdul Qadir from England, U.K.

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ

If a father divides his property during his lifetime amongst his offspring and gifts it to them, he should divide it equally amongst all sons and daughters; he should not give more to some and less to others without a valid reason, nor should he differentiate between sons and daughters¹. If he deprives even one person by giving more to another without a valid reason, he will be sinful. Yes; if there is someone amongst his offspring is given more due to being more pious, righteous and virtuous or serving the religion of Islām more, then there is some leeway in this regard. However, totally depriving someone is not correct, but if the father has divided the property amongst some and deprived the rest - and those who have been given it have accepted it and taken ownership of it - then they have become the owners of said property but the father doing so is incorrect.

Just as it is stated in the narration of the respected Nu'mān Ibn Bashīr - may Allāh be pleased with him,

"وعن النعمان بن بشير أن أباه أتى به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إني نحلته ابني هذا غلاماً، فقال: «أكل ولدك نحلته مثله؟» قال: لا قال: «فأرجعه». وفي رواية قال: «فاتقوا الله واعدلوا بين أولادكم»"

'His father (the respected Bashīr - may Allāh be pleased with him) brought him in the blessed court of the Noble Prophet ﷺ and requested that "I have given this son of mine a slave." He ﷺ asked whether he had given all of his children the same, and when he replied that he had not, he ﷺ told him to take him back. It is mentioned in another narration that he stated, "Fear God and act equally with your children."

[Mishkāh al-Masābīh, vol. 1, p. 261]²

Likewise, it is stated in another narration,

¹ A daughter will receive half a share to that of a son.

² This is also narrated in Sahīh al-Bukhārī, Sahīh Muslim, Sunan al-Nasā'ī, Sunan Abī Dāwūd.

من قطع ميراث وارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة

'If anyone deprives an heir of his inheritance, God will deprive him of his inheritance in Paradise on the Day of Resurrection.'

[Mishkāh al-Masābīh, vol. 2, p. 926]³

By depriving some and giving all of the wealth to some, the father will be sinful; it is stated in Durr Mukhtār,

"وَلَوْ وَهَبَ فِي صِحَّتِهِ كُلَّ الْمَالِ لِلْوَلَدِ جَازَ وَأَثَمَ"

[Durr Mukhtār, vol. 5 p. 696]

Whereas, if he gave more to a child due to him/her being more religious as a Muslim, then this is permissible - just as it is stated in Fatāwā Tātarkhāniyyah,

"وعلى جواب المتأخرين لا بأس بأن يعطي من أولاده من كان متادباً"

[Fatāwā Tātarkhāniyyah, vol. 3 p. 462]

والله تعالى أعلم ورسوله أعلم صلى الله عليه وآله وسلم
كتبه أبو الحسن محمد قاسم ضياء القادري

Answered by Muftī Qāsim Ziyā al-Qādirī

Translated by Haider Ali

³ This is also narrated in Sunan Ibn Mājah.